روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 31 جنوری 2011ء 26 صفر 1432 ہجری 31 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 26

بے کسی کی دعا

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور یہ دعا کی۔
اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے.......... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد1 ص420 باب سعی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بندہ کو تذلیل کی تعلیم دی اور فرمایا ایاك نعبد .... اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتش شوق الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منتقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہیں دو چیزوں کا تصور دعا کے لئے ضروری ہے یعنی اول اس بات کا تصور کہ خدائے تعالیٰ ہر یک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفات کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائید الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصور ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکا یک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبر ان سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہی کل ہے جس سے ایک غافل مردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ انہیں دو باتوں کے تصور سے ہر یک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ غرض یہی وہ روحانی وسیلہ ہے جس سے انسان کی روح روبخدا ہوتی ہے اور اپنی کمزوری اور امداد ربانی پر نظر پڑتی ہے اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بے خودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذات عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمت کُل اور ہر یک ہستی کا ستون اور ہر یک درد کا چارہ اور ہر یک فیض کا مبدء دکھائی دیتی ہے آخر اس سے ایک صورت فنا فی اللہ کی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے اس حالت کا نام خدا نے صراط مستقیم رکھا ہے جس کی طلب کے لئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا اھدنا الصراط المستقیم یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبت الٰہی کا جو آیات مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور اپنے غیر سے بکلی منقطع کر۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 ص 571)

شعبہ ڈینٹل سرجری فضل عمر ہسپتال

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج و معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

Oral Hygine Instructions
مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

Ultrasonic Scaling
جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی

Fillings دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

Root Canal Treatment
جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

Dental Extraction
یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

Dental Prosthetics
مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

Orthodontics
ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب

جماعت احمدیہ مالٹا کے قابل ذکر واقعات

نیشنل ٹیلیویژن پرڈاکومینٹری

مالٹا ان خوش نصیب ملکوں میں سے ایک ہے جہاں پر خدا تعالیٰ کے مسیح موعود کی آواز پہنچ چکی ہے۔ اب اس چھوٹے سے جزیرے کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی ہے کہ اس ملک کی تاریخ میں پہلی بار حضرت سیدنا مسیح موعود اور آپ کے خلفائے مبارک کی تصاویر مالٹا کے نیشنل ٹیلیویژن پر دکھائی گئی ہیں۔

مورخہ 5/اکتوبر 2010ء کو جماعت احمدیہ سے متعلق ایک ڈاکومینٹری جس کا دورانیہ 35 سے 40 منٹ تھا مالٹا کے نیشنل ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔ یہ ڈاکومینٹری ایک عیسائی دوست نے تیار کی تھی اس ڈاکومینٹری کے لئے جماعت کی طرف سے بھی معلومات مہیا کی گئی تھیں تاہم پروڈیوسر نے بہت ساری معلومات خود تلاش کر کے اس ڈاکومینٹری میں شامل کیں۔ اس ڈاکومینٹری میں جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کی تصاویر، جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" مالٹا میں جماعت کی مساعی اور مخلوق خدا کی خدمت سے متعلق معلومات بھی ڈاکومینٹری میں شامل کی گئیں۔

اس ڈاکومینٹری میں خاکسار کا انٹرویو بھی شامل کیا گیا جس میں میزبان نے احمدیت سے متعلق مختلف سوالات کئے جن میں دورِ حاضر میں دین حق کے خلاف اُٹھنے والے اعتراضات اور مہمات جن میں امریکہ میں قرآن کریم جلانے کی مذموم کوشش، بعض اسلامی ملکوں میں سنگساری کی سزا، ارتداد کی سزا اور دہشت گردی جیسے اہم معاملات شامل تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات کی بدولت جہاں یہ ڈاکومینٹری احمدیت کے تعارف کا باعث بنی وہیں دین حق سے متعلق مغرب میں پائے جانے والے غلط تاثرات کے دور کرنے کا موقع بھی ملا اور دین حق جو کہ پیار و محبت اور امن و آشتی کا مذہب ہے کی حقیقی تصویر پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مذاہب میں شیطان کا تصور

مالٹا کے ایک ٹی وی چینل پر شیطان سے متعلق مختلف تصورات پر مبنی پروگراموں کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں 'مذاہب میں شیطان کا تصور' سے متعلق نصف گھنٹہ کے دو پروگراموں کیلئے انہوں نے جماعت کو بھی مدعو کیا تاکہ شیطان سے متعلق دینی تصور پیش کیا جاسکے۔

اس پروگرام میں شیطان سے متعلق دینی تعلیمات، جماعت احمدیہ کا تعارف اور لاہور کے واقعات سے متعلق کئے گئے سوالات کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ نیز امن و آشتی کے قیام کے لئے بین المذاہب ہم آہنگی اور دوسرے مذاہب کے عقائد کا احترام کرنے سے متعلق دینی تعلیمات کے ذکر کی توفیق ملی۔ یہ پروگرامز مورخہ 20 اور 26۔اکتوبر 2010ء کو نشر ہوئے۔

خدمات سے متعلق مضمون

ایک پروگرام کے توسط سے عزت مآب ایڈون وسالو (Edwin Vassallo) صاحب ممبر آف پارلیمینٹ و چیئرمین سوشل افیئرز کمیٹی "Social Affairs Committee" کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا، جماعت کی امن سے متعلق خدمات نیز مالٹا میں دوسری "امن کانفرنس" کے حوالے سے گفتگو کا موقع ملا۔

مکرم ایڈون وسالو صاحب کی خدمت میں جماعت کی امن سے متعلق تعلیمات، دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت کی امن کے لئے خدمات، امن کانفرنسوں کا انعقاد، Peace Prize کا اجراء اور مالٹا میں جماعت کی امن کے لئے کوششوں کے حوالے سے ایک تفصیلی مضمون ارسال کیا گیا۔

اہم مواقع پر مبارکباد کے پیغامات

ہر سال مختلف شخصیات کو کرسمس اور نئے سال کے موقع پر مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے جاتے ہیں۔ دسمبر 2010ء میں کرسمس اور نئے سال کے موقع پر مالٹا کی ایک سو کے قریب مختلف اہم شخصیات جن میں صدر مملکت، وزیر اعظم، آرک بشپ، اپوزیشن لیڈر، سیاسی پارٹیوں کے راہنماؤں، وزراء، ممبران پارلیمینٹ، سپیکر اسمبلی، پادری حضرات اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے لوگ شامل ہیں کو مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے گئے۔ بہت سی اہم شخصیات کی طرف سے حوصلہ افزاء جوابات بھی موصول ہوئے۔

یہ مبارکباد کے پیغامات بھی جماعت احمدیہ کے تعارف کا باعث بن رہے ہیں، ان پیغامات میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ ہر سال ترقی ہو رہی ہے اس طرح لوگوں کو جماعتی اقدار کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے جس میں تمام مذاہب کی عزت واحترام اور بین المذاہب ہم آہنگی اور برداشت نمایاں نظر آتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان مواقع پر کرسمس کارڈز یا نیو ایئر کے مہنگے کارڈز ارسال نہیں کئے جاتے بلکہ جماعتی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ پیغامات ارسال کئے جاتے ہیں تاکہ فضول خرچی سے بھی بچا جائے اور اصل مقصد کا حصول بھی ممکن ہو سکے۔

ایک اہم چیریٹی ایونٹ میں شمولیت

مالٹا میں ہر سال صدر مملکت کی زیرنگرانی مورخہ 26 دسمبر کو ایک چیریٹی ایونٹ کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کو تمام لوکل ٹیلیویژن چینلز کوریج دیتے ہیں اور تمام طبقہ ہائے زندگی کے لوگ اس موقع پر اپنے عطیات پیش کرتے ہیں جو کہ سال بھر مختلف فلاحی تنظیموں اور ضرورتمند افراد کی حاجت روائی کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام مالٹا میں بہت اہمیت کا حامل ہے اور صدر مملکت مالٹا براہ راست اس پروگرام کی نگرانی کرتے ہیں۔

اس نیشنل چیریٹی ایونٹ میں جماعت نے بھی شرکت کی اور سٹیج پر جا کر صدر مملکت مالٹا کو عطیہ کا چیک پیش کرنے کا موقع ملا۔ جس پر صدر مملکت نے جماعت کے عطیہ کو سراہا اور شکریہ ادا کیا اور اس موقع پر جماعت کو اپنے تاثرات بیان کرنے کا وقت بھی دیا گیا جس میں مختصراً پیغام دیا گیا۔

جماعت کے اس پیغام کو خوب سراہا گیا اور میڈیا کے دو افراد جو اس ایونٹ کی میزبانی کر رہے تھے کہنے لگے کہ "مالٹا کی احمدیہ کمیونٹی کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ ایک ہے۔ محبت ایک ہے۔"

یقیناً یہ الفاظ بہت ہی اہمیت کے حامل تھے اور تین خداؤں کے ماننے والوں کے منہ سے توحید باری تعالیٰ کا اظہار سن کر دلی خوشی ہوئی اور دل سے یہ دعا نکلی کہ خدا تعالیٰ اس قوم کو بھی اپنی کامل توحید کے فیض سے فیضیاب فرمائے۔ مالٹا کے تمام اہم ٹی وی چینلز اس پروگرام کی لائیو کوریج کر رہے تھے جس کی وجہ سے اس پروگرام کے توسط سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ مالٹا کے ہر گھر میں جماعت کا محبت واخوت کا پیغام پہنچا۔

تمام قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں کے ثمرات حسنہ عطا فرمائے، ہمیں بیعتوں سے نوازے اور جلد اس خطہء ارض پر فرزندانِ توحید کی ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو۔ آمین

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

دریائے جہلم کی گزرگاہ پر اولین رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب

مکرم مولانا نصراللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

دریائے جہلم کے قرب و جوار میں بسنے والے وسطی ایشیا عراق شام اور عرب کے علاقوں سے مختلف قبائل نے سکونت اختیار کی۔ جن میں اعوان، سید، قریش اور بلوچ قبائل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولوی غلام حیدر صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب کے خاندان کا تعلق عباسی دور خلافت میں عبدالواحد صاحب کے فرزند عبدالرحیم صاحب سے تھا جو بغداد سے ایران ہوتے ہوئے بیکانیر راجپوتانہ آئے جہاں ان کا تعلق قاضی خاندان کے شیخ عبداللہ صاحب، شیخ محمد اور شیخ مولا داد صاحب سے ہوا۔ اس خاندان کے بزرگوں نے بیکانیر کے بھٹی راجپوت خاندان میں شادیاں کیں اور دسویں صدی ہجری میں بیکانیر میں سکونت اختیار کرتے ہوئے ایک صدی تک یہاں قیام کیا۔ اس خاندان کے معروف بزرگ حضرت مولوی غلام حیدر اور حضرت مولوی غلام رسول نے چودھویں صدی ہجری کے ابتداء میں امام الزمان حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کو شناخت کر کے نور صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔

پنجاب میں اس خاندان کا ورود منگلا اور کلیار خاندانوں کے تجارت پیشہ افراد کے ذریعہ ہوا۔ جو دہلی تک اونٹوں کے ذریعہ تجارتی سفر کیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی غلام حیدر صاحب کے پوتے محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی روایت ہے۔

’’گیارہویں صدی ہجری میں پہلے موضع شاہ جہانیاں کے کنارے یہ لوگ آباد ہوئے۔ شاہ جہانیاں کے سرداروں کو بچوں کی تربیت کے لئے عالم دین کی ضرورت تھی دریائے جہلم کے دوسرے (مغربی) کنارے مجوکہ (موج دین کے بلوچ قبیلہ) میں شیخ محمد آباد ہوئے۔ دریا خاں کے قریب مجوکہ نامی بستی میں آباد لوگوں نے شیخ مولا داد کو اپنے پاس بلالیا۔ شیخ عبداللہ کی نسل شاہ جہانیاں میں استاذ رہی۔ شیخ محمد صاحب کرامت ولی تھے جنہوں نے حضرت نظام الدین اولیاء کے تیسرے خلیفہ کی صحبت اور فیض حاصل کیا‘‘۔

مذکورہ روایت کے مطابق شیخ محمد صاحب کے بیٹے شیخ محمد یار اور شیخ محمد عظیم صاحب تھے۔ شیخ محمد عظیم صاحب کے بیٹے مولوی نبی محمد صاحب تھے۔ جن کی اولاد حضرت مولوی غلام حیدر صاحب تھے۔

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب کی ولادت انیسویں صدی کے وسط کی ہے۔ آپ کے والد ماجد مولوی نبی محمد صاحب مستجاب الدعوات بزرگ تھے جو حضرت مولوی غلام حیدر صاحب کی صغر سنی میں وفات پا گئے۔ بچپن میں آپ کو حویلی نتھوکہ کے مولوی فضل دین صاحب کے پاس لے جایا گیا۔ جہاں آپ نے علم حدیث کی تحصیل کے علاوہ فارسی اور عربی زبان میں علم حاصل کیا۔ پھر لاہور میں نیلا گنبد کے درس نظامی میں تفسیر اور حدیث کے علوم سیکھے اور وہاں سے دہلی جا کر مولوی نذیر حسین دہلوی سے حدیث کی سند حاصل کر کے دستار بندی کا اعزاز حاصل کیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آپ کے ہم مکتب رہے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا بیان ہے:۔

’’مجوکہ قوم میں قبر پرستی تعویز گنڈا اور پیر پرستی کا بہت رواج تھا۔ حضرت مولوی غلام حیدر صاحب نے انہیں توحید پرست اور اہل حدیث بنایا۔ آپ اس عرصہ میں مجوکہ خاندان کے ملک نادر محمد صاحب ملک غلام قادر ملک فتح محمد نیک خان محمد صاحب اسی طرح ضلع جھنگ کے رئیس محمد خاں گاڈی بلوچ کے بچوں کو پڑھاتے رہے۔

ہندوستان میں ترویج سنت اور توحید باری تعالیٰ کی تحریک پورے زور پر تھی۔ حضرت مولوی غلام حیدر صاحب نواب آف بہاولپور کے دربار میں توحید کا وعظ کرتے تھے۔ آپ کو 50 روپے ماہوار وظیفہ بھی ملتا تھا۔ دریائے ستلج کے دوسری طرف دو مربع زمین کی پیشکش بوجہ دور افتادہ ہونے کے آپ نے قبول نہ کی۔ اسی دوران آپ کا تعلق نواب صاحب کے پیر حضرت خواجہ غلام فرید آف چاچڑاں شریف سے ہوا۔ مجوکہ میں آپ کے متبعین کی ایک جماعت موحد بن گئی۔ جن میں ملک سمند خاں صاحب کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی تھے‘‘۔

قبول احمدیت کا محرک

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب معراج روحانی کے قائل تھے۔ جب کہ مجوکہ کے ملک لعل خاں معراج جسمانی کے قائل تھے۔ اس پر ایک مناظرہ طے پایا جس میں علاقہ کی معتبر شخصیت رائے سجاول صاحب ثالث مقرر ہوئے۔ اس مناظرہ میں لاہور سے بلائے گئے مولوی صاحب کے پاس معراج جسمانی کی کوئی دلیل نہ بن سکی اور اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی دلیل پیش کی جس کی حضرت مولوی غلام حیدر صاحب نے تردید کی اور یوں قبول احمدیت کے لئے زمین تیار ہونے لگی۔

حضرت پیر غلام فرید چاچڑاں شریف سے ملاقات

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب 1897ء میں بہاولپور تشریف لے گئے۔ حضرت پیر غلام فرید صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب سراج منیر پڑھنے کا اتفاق ہوا جو حضرت اقدس نے پیر صاحب چاچڑاں شریف کو بھجوائی تھی جس میں ان کے ساتھ حضور کی خط و کتابت بھی موجود تھی اور وفات مسیح کا ذکر بھی تھا اور پڑھ کر آپ دلی طور پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے قائل ہو گئے اور تحقیق مزید کے لئے بہاولپور سے لاہور ہوتے ہوئے قادیان پہنچے۔

قبول احمدیت

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب کے ساتھ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کا تعلق مشفقانہ تھا۔ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے بعد حسب ارشاد تین روز بعد آپ نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ آپ کی بیعت 1897ء کی ہے۔

(رفقاء احمد جلد دہم حصہ اول ص 177)

اس کے بعد آپ اپنے گاؤں مجوکہ میں واپس آئے۔ آپ کے ایک معتقد رائے سجاول تو فوت ہو گئے تھے۔ مجوکہ کے باقی معتقدین نے آپ کی بیعت کا علم ہوتے ہی حضرت اقدس کی تحریری بیعت کر لی۔ البتہ ملک زیاد ولد کمال صاحب لاہور گئے جہاں 1901ء میں حضرت اقدس کی بالمشافہ دستی بیعت کی سعادت پائی۔

آپ کی شادی اور اولاد

آپ کی شادی جہانیاں میں اپنے احمدی رشتہ داروں میں ہوئی آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی تھا آپ کی شادی قبول احمدیت سے قبل ہوئی۔ آپ کی اولاد کے اسماء یہ ہیں۔

1۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) جن کے ایک پوتے حافظ مظفر احمد صاحب (ابن ماسٹر عبدالمنان صاحب) صدر مجلس انصار اللہ اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ہیں۔

2۔ مکرمہ بخت بھری صاحبہ

3۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور

4۔ مکرمہ زینت بیگم صاحبہ مرحومہ تھیں۔

وفات

آپ ہمہ تن خدمت دین میں مصروف رہتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے بے انتہا محبت اور فدائیت کا رنگ تھا۔ کچھ عرصہ گاؤں میں اس فریضہ کو سرانجام دیتے رہے پھر 1906ء میں بعمر 66 سال وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین اپنے گاؤں مجوکہ میں ہی ہوئی۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

آپ اپنے والد محترم حضرت مولوی غلام حیدر صاحب کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ تھا۔ رفقاء احمد میں لکھا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیس سال تھی۔ اسی طرح آپ کی ولادت 1878ء بنتی ہے۔

ابتدائی تعلیم

مولوی غلام رسول صاحب نے ابتدائی تعلیم کھائی خورد نزد احمد آباد مجوکہ کے سکول میں حاصل کی۔ پھر فارسی کے ایک ماہر استاد مولوی جان محمد صاحب سے کریما گلستان بوستان نامۂ حق، شیخ عطار، سکندر نامہ، تحفہ بغداد وغیرہ کتب پڑھیں۔ اس کے بعد چھتہ بختہ ضلع جھنگ میں عربی زبان کے ایک معروف عالم سے عربی کتب، صرف ونحو، منطق اور فقہ کا علم حاصل کیا اور حویلی نتھوکہ میں مولوی فضل دین صاحب سے علم حدیث کی چند کتب پڑھیں۔

اس ابتدائی تعلیم کے بعد آپ لاہور چلے گئے۔ جہاں نیلا گنبد میں حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی سے جامع ترمذی اور صحیح مسلم پڑھی۔

قبول احمدیت کی تحریک

مولوی غلام رسول صاحب کے زمانہ طالب علمی میں حضرت اقدس مسیح موعود کا دعویٰ شہرت پا چکا تھا اور مخالفت بھی زوروں پر تھی۔ اس وقت کا نشان چاند سورج گرہن ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا، جس کا ذکر اہل حدیث بزرگ عالم مولوی محمد صاحب

نے اپنی کتاب احوال الآخرت میں یوں کیا ہے کہ:

تیرھویں چن ستھویں سورج گرہن ھوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

مولوی حضرات کہا کرتے تھے کہ امام مہدی کی صداقت کے لئے تو چاند اور سورج گرہن کا نشان ظاہر ہونا تھا۔ جب تک یہ نشان پورا نہ ہو تو مرزا صاحب کی صداقت کا کوئی ثبوت نہیں۔ جب 1894ء کے آغاز میں جنتریوں میں اس نشان کے ظہور سے قبل چاند گرہن کی تاریخ 21 مارچ (12 رمضان اور سورج گرہن کی تاریخ اور 6/ اپریل بمطابق 28 رمضان المبارک 1311ھ شائع ہوئیں ملاحظہ جنتری 1303 فصلی ص 7 تا 8) اور اس بارہ میں چہ مگوئیاں بڑھ گئیں۔ حافظ محمد لکھو کے والے گردے میں پتھری کے عارضہ سے بیمار ہو کر میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج آئے ہوئے تھے جہاں بالآخر 13 صفر 1311ھ بمطابق 25/اگست 1893ء بروز جمعہ انہوں نے وفات پائی۔ (احوال الآخرت ص 7) اس دوران حضرت مولوی غلام رسول صاحب کو حافظ محمد لکھو والے سے ملاقات کرنے اور اس نشان کے بارہ میں تاثرات معلوم کرنے کا ایک نادر موقع میسر آیا۔ جس کا حال وہ خود یوں بیان کرتے ہیں۔

''1894ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا اس وقت میں لاہور میں مولوی حافظ عبدالمنان صاحب سے ترمذی شریف پڑھتا تھا ......علماء لوگوں کو طفل تسلیاں دے رہے تھے مگر دل میں سخت خائف تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کا بڑی تیزی کے ساتھ حضرت اقدس کی طرف رجوع ہوگا۔ ان دنوں حافظ محمد صاحب لکھو کے گردے کی پتھری کا آپریشن کروانے لاہور آئے ہوئے تھے میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے جب دریافت کیا گیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب ''احوال الآخرت'' میں واضح طور پر لکھا ہے اور مدعی (حضرت مرزا صاحب) بھی موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا مؤید قرار دے رہے ہیں۔ آپ اس بارہ میں کیا موقف اختیار فرماتے ہیں انہوں نے کہا کہ'' میں بیمار اور سخت کمزور ہوں۔ صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں''۔ ان باتوں سے گو میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارہ میں مطمئن ہو چکا تھا لیکن علم حدیث کی تکمیل کی خاطر امرتسر چلا گیا اور وہاں دو تین سال رہ کر دورہ حدیث کر کے میں دارالامان میں حاضر ہو کر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ایک روایت کے مطابق ان کی بیعت 1898ء کی بتاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ امرتسر سے ہندوستان کا ایک طالب علم بھی تھا۔

(رفقاء احمد جلد دہم حصہ اول صفحہ 178)

بیعت کے متعلق حضرت مولوی غلام رسول صاحب کا اپنا بیان یہ ہے:۔

''میں نے بیعت 1901ء میں بذریعہ خط کی میں ان دنوں مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کے درس میں پڑھا کرتا تھا۔ میں ان سے چھپ کر حضرت صاحب کی زیارت کو قادیان گیا اور بیعت کی۔ اس وقت میری عمر بائیس سال تھی میرے ساتھ ایک اور دلی کا طالب علم تھا۔ اس وقت باتیں تو حضور سے بہت ہوئیں لیکن صرف یہ بات یاد رہی ہے کہ حضور نے فرمایا:۔

''خدا رحمت کرے محمد بن اسمٰعیل بخاری پر۔ اگر وہ میرا حلیہ مسیح ناصری کے حلیہ سے جدا بیان نہ کرتے تو مجھ کو محدثین کب مانتے تھے''

(رفقائے احمد جلد دہم حصہ اول صفحہ 179)

زیارت قادیان کے موقع پر مولوی غلام رسول صاحب کی ملاقات حضرت مولانا نورالدین سے بھی ہوئی اور آپ نے ان سے طبّ وغیرہ پڑھنے کے شوق کا اظہار بھی کیا اس بارہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اپنے والد سے روایت کی ہے:۔

''ابھی ہم وہاں ہی تھے کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے ہم نے خواہش کی کہ آپ ہمیں علم طب پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ'' یہ زمانہ جہاد فی سبیل اللہ کا ہے۔ گاؤں میں جا کر (دعوت الی اللہ) کریں'' مزید فرمایا کہ'' قرآن سب پر مقدم ہے علوم شرعیہ کے لئے بخاری کافی ہے جب آپ کے پاس یہ چیزیں موجود ہیں تو کسی سے مزید پڑھنے کی کیا ضرورت ہے آپ وہاں جا کر طب بھی کریں اور (دعوت الی اللہ) بھی کریں''۔

اس سے قبل حضرت مولوی غلام رسول صاحب لاہور میں میزان الطبّ اور قانونچہ وغیرہ قیام لاہور کے دوران پڑھ چکے تھے۔ جب آپ گھر واپس آئے تو آپ کو علم ہوا کہ آپ کے والد صاحب محترم آپ سے قبل بیعت کر چکے ہیں۔ یہ بات ان کے لئے دوہری خوشی کا موجب ہوئی۔

شادی اور اولاد

آپ کی شادی 1900ء میں آپ کے چچا کے گھر مکرمہ سردار بی بی صاحبہ سے ہوئی اور آپ کی شادی کی وجہ سے یہ سارا کنبہ بھی احمدی ہو گیا آپ کی اولاد کے نام یہ ہیں:۔

1۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل مجوکہ

2۔ ماسٹر عبدالمنان صاحب (والد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

3۔ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ۔ آپ کی وفات اور تدفین مجوکہ میں ہوئی۔

4۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

دینی خدمات

مولوی غلام رسول صاحب کو کری والا خاندان سادات نے اپنے اتالیق کر لیا۔ مگر 1904ء میں جب مولوی غلام حیدر صاحب اپنے دینی سفر سے واپس گاؤں آئے تو وہ بیمار ہو گئے اور 1906ء میں ان کی وفات ہو گئی۔ والد صاحب کی وفات پر کری والا خاندان کی ملازمت آپ نے چھوڑ دی اور جماعت احمدیہ مجوکہ کی تنظیم و تربیت میں مصروف رہنے لگے۔ ایک عرصہ تک آپ سیکرٹری مال، امام الصلوٰۃ اور خطیب کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ نے ایک دینی مدرسہ کے ساتھ ایک شفاخانہ بھی کھول رکھا تھا۔ جس کا بڑا مقصد خدمت خلق تھا۔ آپ کا گزارہ اپنے مطب کی آمد پر تھا۔ آپ کے پاس قرب و جوار کے طلباء علم طب پڑھنے والوں کا بھی مجمع لگا رہتا تھا۔ آپ فارسی، عربی، ترجمۃ القرآن اور صرف و نحو کے بھی استاد تھے۔ میانوالی، شاہ پور اور کشمیر تک کے طالب علم آپ کے شاگرد تھے۔ غیر احمدی احباب کا اعتماد آپ پر بہت تھا وہ اکثر امانتیں اور زیورات وغیرہ آپ کے پاس رکھتے تھے۔ مقامی زمیندار اور ہندو بھی بہت ادب و احترام کرتے۔

حق گوئی اور بے باکی آپ کا خاص وصف تھا۔ یتامیٰ اور مساکین کا خاص خیال رکھتے اور ان کی امداد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی وفات 1942ء میں ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

تبخیر معدہ کی تکلیف کا علاج

اجزائے نسخہ

Argent nitric - Nux vomica- Lycopodium - Anacardium - Scrophularia nod - Belladonna - Arsen alb - Carbovege - Chelidonium - Chamomilla -

کسی ہومیو سٹور سے مذکورہ بالا ہومیو نسخہ محلول شکل میں 20 ایم ایل 30 طاقت میں بنوا لیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں بھی لے لیں گولیوں کے اوپر یہ دوا اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں کسی قدر تر ہو جائیں پانچ سات گولیاں دن میں تین چار مرتبہ چوسیں، بفضل خدا معدے کی گیس، تیزابیت، جلن، معدے کا ورم، السر (زخم)، کے لئے مفید و مؤثر ہے یہ دوا صرف ایک فرد کے لئے نہیں گھر کے پورے افراد کے لئے کافی ہے۔

نباتاتی گھریلو علاج

چھلکا اسبغول 2 تا 4 چمچ پھیکے یا میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ یا میٹھے پانی میں ملا کر یا جوس میں حل کر کے صبح نہار منہ استعمال کریں۔

فوائد

چھلکا اسپغول کا فائبر (ریشہ) معدہ و امعاء کے فاسد مادوں کو نکال دیتا ہے قبض کا ازالہ کرتا ہے۔ معدہ، انتڑیوں کے السر (زخم) ورم و سوزش میں مفید ہے۔ نیز مربہ ہرڑ و آملہ بھی مداومت کے ساتھ استعمال کرنا امراض معدہ و امعاء، معدہ اور انتڑیوں کے السر پرانی قبض کا مفید و بے ضرر علاج ہے۔

اجوائن دیسی، پودینہ، سونف، سونٹھ ہم وزن گرائینڈر میں پیس کر ملا لیں ایک چمچ صبح شام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جملہ امراض معدہ میں مفید ہے۔

گیس معدے کی جلن، تیزابیت، معدے کے السر (زخم) کے لئے درج ذیل پیٹنٹ و مرکب ادویات کسی اچھے دوا ساز ادارے مثلاً ہمدرد، قرشی، اجمل کی درج ذیل ادویات استعمال میں لائیں۔

جوارش کمونی، جوارش زنجبیل، جوارش کمونی کبیر، جوارش تبخیر، جوارش معدی، جوارش جالینوس، اطریفل زمانی، اطریفل کشنیزی، حب تنکار، حب کبد نوشادری، سفوف نمک سلیمانی۔

ایک ضروری سوال یہ کیا جاتا ہے کہ کیا ہومیو علاج کے دوران ہربل یا نباتاتی ادویات استعمال میں لائی جا سکتی ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں بلکہ اس طرح بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

ہم ذیل میں مختصراً پرخوری سے بچنے کا ایک طریقہ بیان کرتے ہیں کیونکہ گیس کے مریضوں کو پرخوری سے بچے بغیر گیس کا کبھی مکمل افاقہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہ چمکے (یعنی دل للچانے پر محض لذت کی خاطر کھانا نہ کھاؤ) اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لو، نیز فرمایا کہ معدے کا 1/3 حصہ لازماً خالی رکھو پس اس ارشاد کے مطابق جتنی بھوک ہو اس کا ایک تہائی چھوڑ کر باقی کھانا دسترخوان پر سامنے رکھیں اور زائد از ضرورت کھانا پہلے ہی پرے ہٹا دیں پرخوری سے بچنے کا یہ سب سے عمدہ طریق ہے۔ دیگر حیوانات اپنی ضرورت کی خوراک کھا کر کھرلی میں چارہ ہونے کے باوجود چارہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں مگر ہم اشرف المخلوقات کہلانے والے انسان جب تک ہماری کھرلی یعنی چھابی میں خوراک موجود ہو ہر لقمے کو آخری لقمہ قرار دے کر برابر کھائے چلے جاتے ہیں۔

ماخوذ

2001ء تا 2010ء بعض اہم عالمی واقعات

نائن الیون

11 ستمبر 2001ء کا دن نہ صرف اس دہائی کا اہم واقعہ ہے بلکہ انسان کے مشینی دور میں داخل ہونے کے بعد چند انتہائی اہم ترین واقعات میں سے ایک ہے، جس نے دنیا کو واضح طور پر مختلف نظریاتی محاذوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ 11 ستمبر 2001ء کو ٹوئن ٹاور کے نام سے مشہور نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی دو بلند و بالا عمارتوں سے دہشت گردوں نے دو جہاز یکے بعد دیگرے ٹکرا کر دونوں عمارتیں مختصر سے عرصے میں منہدم کر دیں۔ موقع ہی پر 2606 افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس واقعے کے فوراً بعد ہائی جیکروں نے ایک جہاز امریکی محکمہ دفاع کی عمارت پینٹا گون سے ٹکرایا، جبکہ دہشت گردوں کے ہاتھوں اغوا شدہ تیسرا چھوٹا جہاز پنسلوانیا کے نواح میں واقع Shanksville میں گر کر تباہ ہوا۔ ماہرین کے مطابق اس جہاز کا ہدف ''کیپٹل'' کا مقام تھا، جہاں امریکی کانگریس کے اراکین میٹنگ کرتے ہیں یا پھر ہائی جیکروں کا مقصد وائٹ ہاؤس کو تباہ کرنا تھا، جس میں وہ ناکام رہے۔ مجموعی طور پر ان واقعات میں 19 ہائی جیکروں اور مسافروں سمیت ستر ممالک کے 2977 افراد ہلاک ہوئے۔ تاہم آزاد ذرائع ہلاک شدگان کی تعداد تین گنا زائد بتاتے ہیں۔ دہشت گردی کے اس واقعے کا سب سے تباہ کن پہلو صدر بش کا ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا جذباتی فیصلہ تھا۔ جسے انہوں نے صلیبی جنگ قرار دیا تھا۔ اس اعلان سے جڑا ایک فیصلہ افغانستان پر حملہ بھی تھا۔

سونامی

26 دسمبر 2004ء کی صبح بحر ہند کے اطراف میں بسنے والے مشرق بعید کے بیشتر ممالک کے باشندوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک شدید سمندری زلزلے کے باعث خطے کے لگ بھگ 14 ممالک کے اڑھائی لاکھ سے زائد افراد موت کی وادی میں اتر جائیں گے۔ یہ دل دہلا دینے والا زلزلہ انڈونیشیا کے صوبے آچے کے قریب بحر ہند میں 30 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا، جس کی شدت 9.1 سے 9.3 کے درمیان تھی۔ یہ اب تک باقاعدہ ریکارڈ کیا جانے والا تیسرا شدید ترین زلزلہ ہے۔ زلزلے کے نتیجے میں مختلف ممالک کے وسیع ساحلی علاقوں میں چھ میٹر سے تیس میٹر بلند سمندری لہریں پیدا ہوئیں۔ زلزلے کا دورانیہ آٹھ سے دس منٹ تک رہا اس دوران تقریباً پورے کرۂ ارض پر ایک سینٹی میٹر کی لرزش بھی ریکارڈ کی گئی۔ بحر ہند میں ''برما پلیٹ'' اور ''انڈین پلیٹ'' کے ٹکرانے سے سونامی کی شکل اختیار کرنے والا یہ طوفان انڈونیشیا، انڈیا، ملائشیا، مالدیپ، میانمار، صومالیہ، سری لنکا اور تھائی لینڈ میں شدید نقصانات کا باعث بنا۔ سانحے میں سب سے زیادہ جانی اور مالی نقصان انڈونیشیا کو برداشت کرنا پڑا، جس کے ایک لاکھ اٹھائیس ہزار باشندے جاں بحق ہوئے، جبکہ بنگلہ دیش، کینیا، جنوبی، افریقہ، تنزانیہ، مغربی آسٹریلیا، مڈغاسکر، ماریشس، عمان اور سنگاپور میں بلند و بالا موجوں سے ساحلی تنصیبات اور تعمیرات کو نقصان پہنچا۔

عالمی مالیاتی بحران

تیسرے ہزاریے کی پہلی دہائی عالمی سطح پر معاشی بحران کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ مالیاتی بحران دسمبر 2007ء میں اپنے جوبن پر نظر آیا، جب رہن شدہ قرضوں (سب پرائم مورگیج) کے بحران نے امریکہ کی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا۔ مالیاتی اداروں کی جانب سے مالی بے ضابطگیوں اور دھوکا دہی پر مشتمل پالیسیوں سے جنم لینے والے اس بحران کے اثرات شنگھائی سے لے کر لندن کے بازار حصص میں مندی اور پوری دنیا کے ممالک کے GDP میں انحطاط کی شکل میں واضح ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد وقوع پذیر ہونے والے اس سب سے شدید مالیاتی بحران کا دائرہ کار امریکہ کے ہاؤسنگ سیکٹر سے شروع ہو کر، انرجی، آٹو انڈسٹری، ترقی یافتہ ممالک میں بے روزگاری، مہنگائی اور افراط زر میں اضافے کے علاوہ ان گنت دوسرے شعبوں تک پھیل گیا۔ بحران سے عالمی معیشت کو مجموعی طور پر گیارہ ٹریلین ڈالر کا دھچکا برداشت کرنا پڑا، جس کے دوران کئی بین الاقوامی ادارے بھی دیوالیہ ہوگئے۔

یورو سنگل کرنسی

براعظم یورپ کے ممالک کی جانب سے ڈالر کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے خطے میں یکم جنوری 2002ء کو عوامی سطح پر ''یورو'' کے نام سے مشترکہ کرنسی جاری کی گئی جو آج ''یورپی یونین'' اور ''یوروزون'' کے بیشتر ممالک میں رائج ہے۔ مجموعی طور پر یورو کرنسی 327 ملین یورپین افراد کے زیر استعمال ہے، جبکہ افریقہ میں 150 ملین افراد یورو کو بطور زرمبادلہ استعمال کرتے ہیں۔ یورو کاروباری لین دین کے لحاظ سے ڈالر کے بعد دوسری بڑی کرنسی بن چکی ہے۔ جون 2010ء تک 800 بلین یورو دنیا بھر میں زیر گردش تھے، جبکہ یورو نوٹوں اور سکوں کے اجراء کے لحاظ سے ڈالر کو شکست دے چکا ہے۔ کسی ایک خطے کے لئے رائج کی جانے والی کرنسی کا عالمی سطح پر پھیلاؤ اس دہائی کا اہم معاشی واقعہ ہے۔

لارج ہیڈرون کولائیڈر

سائنسدانوں کی غالب اکثریت کا خیال ہے کہ کائنات ایک بڑے دھماکے ''بگ بینگ'' کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ تاہم، وہ دھماکا کس نوعیت کا تھا؟ یہ حقیقت مفروضات کی گرد میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس گتھی کو سلجھانے کی ایک کوشش ''لارج ہیڈرون کولائیڈر'' (LHC) مشین یعنی ''ذراتی اسراع گر'' کی تیاری بھی ہے، جسے بنانے کا مقصد روشنی کی رفتار سے پروٹانی ذرات کی شعاعوں کو باہم ٹکرا کر ''بگ بینگ'' جیسے حالات پیدا کرنا ہیں۔ 10 ستمبر 2008ء کو پہلی مرتبہ سائنسدانوں نے اس ٹکراؤ کا عمل کامیابی سے مکمل کیا۔ تاہم، یہ جزوی کامیابی تھی۔ البتہ 30 مارچ 2010ء کو دوسری کوشش میں مطلوبہ توانائی سے نصف، یعنی 7 ٹیرا الیکٹرون وولٹ توانائی حاصل کی گئی ہے۔ تاہم سائنسدان مکمل کامیابی کے لئے دن رات مصروف ہیں۔ 1994ء سے جاری اس مشن میں پاکستان کے سائنسدانوں سمیت 85 ممالک کے دس ہزار سائنسدانوں اور انجینئرز نے حصہ لیا۔ آٹھ ارب ڈالر کی لاگت سے تیار کی جانے والی LHC مشین ستائیس کلومیٹر طویل ہے، جسے سوئٹزرلینڈ اور فرانس کی سرحد کے قریب واقع جنیوا کے یورپی مرکز برائے نیوکلیائی تحقیق ''سرن'' (Cern) میں تین سو فٹ گہرائی میں نصب کیا گیا ہے۔

عالمگیر وبائی امراض

عالمگیر وبائی امراض اس دہائی میں پریشانی کی اہم وجہ بنے رہے۔ 03-2002ء میں سانس میں رکاوٹ کی بیماری Severe Acute (SARS) Respiratory Syndrom انسانیت کے لئے خطرہ بنی رہی۔ اس بیماری سے 813 افراد لقمہ اجل بنے جبکہ برڈ فلو (H5N1) کی وباء نے 08-2003ء کے دوران 227 افراد کی جان لی۔ اس کے علاوہ 2009ء سے جاری سوائن فلو (H1N1) کی خطرناک وباء سے دنیا ابھی تک نبرد آزما ہے۔ سوائن فلو سے ڈھائی لاکھ افراد متاثر جبکہ ساڑھے گیارہ ہزار افراد موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ کسی بھی ایک دہائی میں مختلف وبائی بیماریوں کے بیک وقت حملہ آور ہونے کی یہ ایک منفرد مثال ہے۔

ہیومن جینوم پروجیکٹ

ماہرین طب عرصۂ دراز سے اس کوشش میں مصروف تھے کہ انسان کے جینیاتی نظام کی مکمل نقشہ کشی کی جائے اور DNA کے خفیہ گوشوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اس حوالے سے جزوی کامیابی 26 جون 2000 کو ہوئی۔ تاہم مکمل ''انسانی جینیاتی نقشہ'' اپریل 2003ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ انسان کا پورا جینیاتی نظام تقریباً بیس سے پچیس ہزار جینز پر مشتمل ہے۔ انسانی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لانے والی اس تحقیق کی کامیابی سے تکمیل اس دہائی کے اہم ترین واقعات میں سے ایک ہے اور اب ماہرین طب کو امید ہو چلی ہے کہ وہ کینسر اور ایڈز کے خلاف ''ہیومن جینوم پروجیکٹ'' کی مدد سے جنگ جیت جائیں گے۔

عراق پر حملہ

تیسرے ہزاریے کی اولین دہائی کا ایک خون آشام واقعہ 20 مارچ 2003ء کو امریکہ اور اس کے تیس سے زائد اتحادیوں کی جانب سے عراق پر قبضہ کرنا ہے۔ عراق پر جارحیت کے خلاف دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا۔ اس حوالے سے 15 فروری 2003ء کو روم میں تیس لاکھ افراد پر مشتمل ریلی نکالی گئی جسے شرکاء کی تعداد کے لحاظ سے گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ نے دنیا کی سب سے بڑی جنگ مخالف ریلی کا اعزاز دیا۔ جنگ کے دوران اتحادی افواج نے قدیم علمی، تہذیبی اور ثقافتی گہما گہمیوں کے وارث ملک عراق کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ جنگ شروع ہونے کے کچھ عرصے بعد 13 دسمبر 2003ء کو عراقی صدر صدام حسین کو گرفتار کیا گیا اور انہیں 30 دسمبر 2006ء کو پھانسی دے دی گئی۔ دوران جنگ کسی بھی سربراہ مملکت کو عدالت سے پھانسی دینا بھی اس دہائی کا منفرد واقعہ ہے۔ تیل کے گرد گھومتی عراقی معیشت سے فائدہ اٹھانے کے لئے امریکہ نے 2005ء میں ایک کٹھ پتلی عراقی حکومت قائم کردی۔ اگرچہ دہائی کی ابتداء میں شروع ہونے والی یہ جنگ 31 اگست 2010ء کو امریکی فوج کے آخری دستے کی واپسی کے بعد بظاہر ختم ہوگئی، مگر عراق کی تعمیر نو کے نام پر عراقی عوام کے لئے مصائب کی نہ ختم ہونے والی داستان چھوڑ گئی ہے۔

بارک اوباما

"Yes We Can" کے نعرے کی گونج میں اپنی انتخابی مہم چلانے والے بارک حسین اوباما امریکہ کی دوسو چونتیس سالہ تاریخ کے پہلے سیاہ فام

مکرم نثار احمد ملہی صاحب

سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے
میرے چچا محترم محمد حسین ملہی صاحب کا ذکر خیر

شہادت اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے جو نصیب والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ سانحہ لاہور میں راہ مولا میں قربان ہونے والے پاک وجودوں میں سے ایک اعلیٰ اخلاق کے مالک، منکسر المزاج، عاجز وفاشعار مکرم محمد حسین ملہی صاحب تھے۔ آپ 28 مئی کو بیت النور ماڈل ٹاؤن میں راہ مولیٰ قربان ہوئے۔

نہ بجھاسکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کہ جولو ذراسی بھی کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

محترم چچا جان کا تعلق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ کی تعلیم میٹرک اور شعبے کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ جماعت کے سکولوں میں بھی پڑھایا۔ آپ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ چونکہ ہماری فیملی کافی بڑی ہے آپ گھر پر ہی باجماعت نماز پڑھاتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنی ہوش میں انہیں ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ خاکسار کی فیملی 1972ء کے ایام میں سندھ نصرت آباد سٹیٹ میں رہائش پذیر تھی۔ آپ شروع ہی سے ہمارے ساتھ تھے۔ چونکہ ہمارے نانا جان محترم جان محمد صاحب درویش قادیان اور میرے دادا جان محترم محمد ابراہیم صاحب آف گھٹیالیاں دونوں سگے بھائی تھے۔ میری والدہ محترمہ نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور آپ کی پرورش بڑے احسن طریقے سے کی۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک زور پکڑ گئی اور انہی ایام میں والدہ کی وفات بھی ہوگئی، چونکہ میں اور میرے دو بھائی محترم منور احمد ملہی صاحب اور محترم منیر احمد ملہی صاحب کافی چھوٹے تھے۔ اس وقت آپ نے ہمیں سہارا دیا اور خاکسار اور پوری فیملی کو لے کر لاہور کوٹ لکھپت آ گئے، شروع میں کچھ عرصہ کرائے کے مکان میں رہے۔ پھر آپ کی کاوش سے اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر دے دیا۔ چونکہ آپ بڑے تھے، آپ نے ہمیں والد بن کر ہماری پرورش کی اور دین کے علاوہ دنیاوی تعلیم سے مالا مال کروایا۔ ہمیشہ انسانیت کا درس دیتے تھے بہت غریب پرور تھے۔

خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں چھٹی کلاس میں ہوا تو کسی وجہ سے داخلے میں دیر ہوگئی تو آپ کافی پریشان ہوگئے اور تقریباً 2 ماہ تک سائیکل پر بٹھا کر لاہور کے مختلف سکولوں میں گئے۔ آخرکار ماڈل ہائی سکول ماڈل ٹاؤن میں داخلہ مل گیا۔ یہی نہیں بلکہ آپ مجھے سائیکل پر بٹھا کر سکول چھوڑ کر آتے اور چھٹی کے وقت واپس بھی لے کر آتے، چونکہ آپ ایک فرم میں ملازمت بھی کرتے تھے۔ جونہی کھانے کا وقفہ ہوتا آپ مجھے سکول سے لینے کے لئے آجاتے تھے۔ صبح فجر کے وقت آپ جب نماز کے لئے بیدار ہوتے تو مجھے اٹھاتے اور بازو سے پکڑ کر باتھ روم کے پاس لے جاتے اور آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارتے اور کہتے اب وضو کرو اور نماز کے لئے تیار ہو جاؤ۔

آپ کی شادی جڑانوالہ کی ایک معزز فیملی میں ہوئی آپ کے سُسر محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب جڑانوالہ تھے۔ ہماری چچی جان کو آپریٹو انسپکٹر تھیں۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی آپ نے اپنی شادی کے موقع پر اپنی بیوی سے کہا کہ یہ میری اولاد ہے اور مجھے بلا کر کہا بیٹا یہ تمہاری چچی نہیں والدہ ہیں اور پھر ایسا ہی ہوا چچی نے بھی ہمیں والدہ بن کر پالا اور ہم نے بھی انہیں اپنی والدہ سے بڑھ کر پیار دیا اور انہیں یہ کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں۔ آپ ایک نہایت محبت اور پیار کرنے والی والدہ ہیں۔ خدا آپ کو لمبی عمر دے اور آپ کا سایہ لمبے عرصے تک ہم پر قائم ودائم رکھے (آمین) جیسا کہ خاکسار اوپر ذکر کر چکا ہے کہ آپ شعبہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے آپ غریبوں کا کام مفت کر دیتے تھے، اسی وجہ سے علاقہ کے لوگ آپ کی بہت عزت کرتے۔

آپ جماعت کے کاموں کو ہمیشہ اولین ترجیح دیتے، شہادت سے پہلے کوٹ لکھپت لاہور میں بیت الذکر اپنے ہاتھوں سے تعمیر کروائی اور تعمیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یہی نہیں بلکہ گھر گھر جا کر چندہ بھی اکٹھا کیا اور بجلی کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کیا۔ میں جب 1992ء میں حلقہ بہار کالونی لکھپت کا زعیم بنا تو آپ کی خوشی دیدنی تھی خاکسار جماعتی کاموں کے سلسلے میں آپ سے راہنمائی لیتا رہتا اور آپ نے زندگی میں بہت سے نشیب وفراز دیکھے لیکن ہمیشہ صبر کی تاکید کرتے رہے۔ حلقہ میں سب سے پہلے ڈش انٹینا لگوایا۔ ہمیشہ Live خطبہ دیکھتے۔ جمعہ کے روز ہمیشہ گھر سے جلدی نکل جاتے اور سب سے پہلی صف میں بیٹھتے۔ شہادت والے دن بھی آپ پہلی صف میں بیٹھے تھے، تقریباً 7 گولیاں لگیں اور جناح ہسپتال میں وفات پائی۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔ آپ کی شہادت پر دور دور سے جماعت کے خدام، انصار اور لجنہ افسوس کے لئے آئے میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فون نے ہمارا حوصلہ بڑھایا، خدا تعالیٰ حضور کو لمبی عمر اور صحت والی زندگی عطا کرے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سانحہ لاہور میں زخمی ہونے والے تمام افراد جماعت کو اپنے دست شفاء سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ جو ہمارے لئے اپنے خون سے یہ پیغام لکھ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے کہ

ہم سرافراز ہوئے رخصت
ہے آپ سے بھی امید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے ہیں
کس ماں کے جائے ہیں

اللہ تعالیٰ پیارے حضور کا سایہ عاطفت ہم پر سلامت رکھے اور ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

یا ایفرو امریکی صدر ہیں۔ انہوں نے یہ منصب 20 جنوری 2009ء کو سنبھالا۔ اس لحاظ سے انہیں بجا طور رعہد ساز شخصیت قرار دیا جاسکتا ہے۔ شعلہ بیان مقرر کی حقیقت سے پہچانے جانے والے بارک اوباما صدر کا عہدہ سنبھالنے سے قبل امریکہ کی تاریخ کے پانچ ''ایفرو امریکن'' سینیٹروں میں سے ایک تھے۔ اسی طرح وہ دوران طالب علمی ہارورڈ یونیورسٹی کے شعبہ قانون میں طلباء انجمن کے پہلے سیاہ فام صدر ہونے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں۔ امریکہ کی معیشت کی ڈوبتی ناؤ اور جنگوں میں الجھی ہوئی امریکی انتظامیہ کا یہ سیاہ فام صدر کس طرح اپنے ملک کو روشنی میں لے جاتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے اگلی دہائی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(سنڈے ایکسپریس 2 جنوری 2011ء)

غزل

روشن کہیں بہار کے امکاں ہوئے تو ہیں
گلشن میں چاک چند گریباں ہوئے تو ہیں

اب بھی خزاں کا راج ہے، لیکن کہیں کہیں
گوشے رہِ چمن میں غزل خواں ہوئے تو ہیں

ٹھہری ہوئی ہے شب کی سیاہی وہیں مگر
کچھ کچھ سحر کے رنگ پُر افشاں ہوئے تو ہیں

ان میں لہو جلا ہو ہمارا کہ جان و دل
محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں

اہلِ قفس کی صبحِ چمن میں کُھلے گی آنکھ
بادِ صبا سے وعدہ و پیماں ہوئے تو ہیں

ہے دشت اب بھی دشت، مگر خونِ پا سے فیضؔ
سیراب چند خارِ مغیلاں ہوئے تو ہیں

فیض احمد فیض

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایک شرط بیعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات ہسپتال کی مد امداد مریضاں/مد ڈویلپمنٹ (جو کہ صدر انجمن احمدیہ کی مدات ہیں) میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم عبد المالک صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

حافظہ سارہ قندیل بنت مکرم رانا ذوالفقار علی صاحب کا فضل عمر ہسپتال زبیدہ بانی ونگ میں چیسٹ آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد نواز باجوہ صاحب کارکن عملہ حفاظت صدر انجمن احمدیہ بوجہ پیٹ درد اور ہیپاٹائٹس سی فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرمہ سعدیہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان جاوید صاحب بھٹی کارکن دارالضیافت کا ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان کے لئے نیک اور صالح اولاد کے لئے دعا کی درخواست ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو آپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان لکھتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم مشتاق احمد صاحب کھرل ساکن گمبٹ ضلع خیر پور حال برسبین آسٹریلیا آج کل شدید بیمار ہیں شوگر ہائی ہے پاؤں پر زخم بن گیا ہے اور پھیپھڑوں میں پانی ہے۔ خون کی بھی کمی ہے علاج جاری ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کیلئے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم موصوف کی تمام پریشانیوں کو دور کر دے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم ظفر اقبال صاحب بھٹی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کمر میں شدید درد ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرمہ سلطانہ شاکر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ بشارت احمد شاکر صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد یکم دسمبر 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام فراست احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود حضرت حکیم شیخ عبد الرحمان صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم محمد نواز بھٹی صاحب معلم وقف جدید کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ماں باپ کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ نیز ماں باپ کو صحیح تعلیم وتربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم عبد السلام صاحب ولد مکرم عبد الکریم صاحب دھدرا آف مانگا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ 3 جنوری 2011ء کو شاہدرہ رچنا ٹاؤن لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 76 سال تھی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 4 جنوری کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ دفتر وصیت نے دعا کروائی۔ مرحوم ایک مخلص اور دلیر احمدی تھے۔ نماز کی پابندی کرتے تھے۔ ملنسار اور مہمان نواز بھی تھے اور علاقہ میں اپنے حلقہ احباب پر ان کا اچھا اثر تھا اور حلقہ احباب بھی کافی وسیع تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام رسول کاہلوں صاحب آف مانگا کے علاوہ تین بیٹے مکرم عبد الرحمان صاحب حال مقیم سری لنکا، مکرم اعجاز احمد شاد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور، مکرم قیصر شہزاد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور، تین بیٹیاں محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم توحید احمد اولکھ صاحب سیالکوٹ شہر، مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم روف احمد صاحب جرمنی اور محترمہ عظمیٰ پروین صاحبہ رچنا ٹاؤن لاہور یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

❁ انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ مینجمنٹ یو ای ٹی لاہور نے درجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، انٹیگریٹڈ مارکیٹنگ کمیونیکیشن، ہیومن ریسورس مینجمنٹ، مارکیٹنگ ریسرچ، انٹر پرائز ریسورس پلاننگ، ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ، بزنس پالیسی، پروجیکٹ مینجمنٹ، پروجیکٹ مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن، مارکیٹنگ مینجمنٹ۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 7 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.ibm.uet.edu.pk

فون نمبر 042-36143820

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہفتہ تعلیم القرآن

❁ سال 2011ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن 11 تا 17 فروری 2011ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مورخہ 11 فروری کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان تعلیم القرآن گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے۔ خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹریان تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ وترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل وبرکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ "رپورٹ ماہ فروری 2011" کے ساتھ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆......☆......☆

نور کاجل آنکھوں کی صحت وخوبصورتی کیلئے مشہور عالم کاجل ®
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

امریکی ملزم کو کسی قیمت پر رہا نہ کیا جائے

اراکین سینٹ نے لاہور میں امریکی شہری کی جانب سے تین پاکستانی شہریوں کو قتل کرنے کے واقعے کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی شہری کسی بھی قیمت پر رہا نہ کیا جائے۔ قائد ایوان سید نیئر حسین بخاری نے ایوان کو یقین دلایا ہے کہ امریکی شہری کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

ریمنڈ ڈیوس 6 روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے

جوڈیشل مجسٹریٹ کینٹ ظفر اقبال نے لاہور کے علاقے مزنگ چونگی میں نوجوانوں کو قتل کرنے والے امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کا 6 روزہ جسمانی ریمانڈ دے کر اسے مزید تفتیش کیلئے پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ ملزم کو 3 فروری کو دوبارہ عدالت میں پیش کریں گے۔ ریمنڈ ڈیوس نے عدالت کے سامنے اپنے بیان میں کہا کہ میں نے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا۔ اپنے دفاع میں فائرنگ کی، میری جان کو خطرہ ہے۔

سیکیورٹی بڑھائی جائے۔ مقتولین کے لواحقین سے معافی مانگ لوں گا۔

حکومت نے ایجنڈا پر عمل نہ کیا تو برسراقتدار آ کر کریں گے

مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف نے دس نکاتی ایجنڈا پر عملدرآمد کو قومی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس پر حکومتی پیشرفت سے مطمئن نہیں، حکومت اس پر پیشرفت نہ کر سکی تو پھر ہم ہی برسراقتدار آ کر یہ قومی فریضہ سرانجام دینگے یہی ایجنڈا ملک کو بحرانی کیفیت سے نکالنے، تعمیر و ترقی کی شاہراہ پر ڈالنے اور اندھیروں سے نکالنے کا ایجنڈا ہے۔ اس پر کمپرومائز نہیں ہوگا۔

لاپتہ افراد کی بازیابی کیلئے آخری موقع، پھر کارروائی کی جائے گی

سپریم کورٹ آف پاکستان میں لاپتہ افراد کے حوالے سے مقدمات کی سماعت کے دوران چار رکنی بنچ کے سربراہ جسٹس جاوید اقبال نے کہا ہے کہ لاپتہ افراد کی بازیابی کیلئے آخری موقع دینا چاہتے ہیں، اس کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی۔ لاپتہ افراد کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ عدالت ترجیحی بنیادوں پر مقدمات سنے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔جنوری

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:43

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جنوری 2011ء مبلغ -/110 روپے بنتا ہے۔ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

میٹرک پاس محنتی لڑکوں کی ضرورت ہے
جو فارمیسی کا تجربہ رکھتے ہیں۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سٹور
یادگار چوک ربوہ: 047-6213944,6214499

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نوزائیدہ بچوں کا یرقان اور خواتین کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب) 0344-7801578

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289